السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا منہ ہلائے بغیر قرآن مجید کی تلاوت کرنے پر ثواب ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

منہ ہلائے بغیر تلاوت کرنے سے قراءت معتبر نہیں ہوگی اور نہ ہی اس پر قراءت کا ثواب ملے گا۔ کیونکہ یہ قراءت نہیں بلکہ تدبر ہے، اس پر تدبر کا تو ثواب ملے گا مگر قراءت کا نہیں۔

یاد رہے کہ وہ اذکار جن کا تعلق زبان سے ہے، اور وہ زبان سے ادا ہوتے ہیں، مثلاً قرآن مجید کی تلاوت، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اور صبح وشام کی دعائیں، اور سونے، اور بیت الخلاء وغیرہ کی دعائیں وغیرہ ان میں زبان کو حرکت دینا ضروری ہے، یہ زبان کو حرکت دیے بغیر ادا نہیں ہوتے

ابن رشد رحمہ اللہ تعالی نے "البیان والتحصیل" میں نقل امام مالک رحمہ اللہ تعالی سے نقل کیا ہے کہ :

ان سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو نماز میں قرآت کرتے وقت نہ تو زبان کو حرکت دیتا ہے، اور نہ ہی کسی اور کو اور نہ ہی اپنے آپ کو سناتا ہے اس کا حکم کیا ہے؟

تو ان کا جواب تھا :

«ليست هذه قراءة، وإنما القراءة ما حرك له اللسان» البيان والتحصيل 490/1

"یہ قرآت نہیں ہے، بلکہ قرآت وہ ہے جس کے لیے زبان کو حرکت دے" اانتہی

امام کاسانی رحمہ اللہ تعالی «البدائع والصنائع» میں کہتے ہیں :

«القراءة لا تكون إلا بتحريك اللسان بالحروف، ألا ترى أن المصلي القادر على القراءة إذا لم يحرك لسانه بالحروف لا تجوز صلاته. وكذا لو حلف لا يقرأ سورة من القرآن فنظر فيها وفهمها ولم يحرك لسانه لم يحنث» بدائع الصنائع 118/4

"زبان کو حرکت دیے بغیر قراءت نہیں ہوتی، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ قراءت پر قدرت رکھنے والا نمازی جب حروف کی ادائیگی میں زبان کو حرکت نہ دے تو اس کی نماز جائز نہیں، اور اسی طرح اگر اس نے قسم اٹھائی کہ وہ قرآن کی سورۃ نہیں پڑھے گا، اور اس نے قرآن مجید کو دیکھا اور اسے سمجھا لیکن اپنی زبان کو حرکت نہ دی تو وہ حانث نہیں ہوگا، یعنی اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی" انتھی

یعنی اگر وہ پڑھتا نہیں بلکہ صرف دیکھتا ہے تو حانث نہیں ہوگا۔

اس پر یہ بھی دلالت کرتی ہے :

علماء کرام نے جنبی شخص کو زبان سے قرآن مجید پڑھنے کی منع کیا، اور اسے مصحف کو دیکھنے کی اجازت دی ہے، اور وہ زبان کو حرکت دیے بغیر دل سے پڑھ سکتا ہے، جو ان دونوں میں فرق پر دلالت کرتا ہے، اور یہ کہ زبان کو حرکت نہ دینا قرآت شمار نہیں ہوتا المجموع (2/187-189)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا :

کیا نماز میں قرآن کی تلاوت میں زبان کو حرکت دینا واجب ہے، یا کہ دل سے ہی کافی ہے؟

تو انہوں نے جواب دیتے ہوے فرمایا :

«القراءة لا بد أن تكون باللسان، فإذا قرأ الإنسان بقلبه في الصلاة فإن ذلك لا يجزئه، وكذلك أيضاً سائر الأذكار، لا تجزئ بالقلب، بل لا بد أن يحرك الإنسان بها لسانه وشفتيه؛ لأنها أقوال، ولا تتحقق إلا بتحريك اللسان والشفتين» مجموع فتاوى ابن عثيمين "13/156

"زبان کے ساتھ قراءت کرنا ضروری ہے، نماز میں جب کوئی انسان دل کے ساتھ قراءت کرتا ہے تو وہ کفائت نہیں کرتی، اور اسی طرح باقی ساری دعائیں بھی ادا نہیں ہونگی، دل میں پڑھنے سے دعائیں ادا نہیں ہونگی بلکہ زبان

اور ہونٹوں کو حرکت دینا ضروری ہے؛ کیونکہ یہ اقوال ہیں، اور زبان اور ہونٹ کو حرکت دیے بغیر بات چیت اور اقوال کی ادائیگی نہیں ہوتی"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1